۱ حضرت عمرؓ بن عبدالعزیز

شرف الدین ساحلؔ

8AKCPZ

پہلی بات : حضرت عمرؓ بن خطاب مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ تھے۔ چوتھے خلیفہ حضرت علیؓ کے بعد خلافتِ راشدہ کا دَور ختم ہوا اور خاندانی خلافت شروع ہوئی۔ ان میں بنواُمیہ کے اُموی اور بنوعباس کے عباسی خلیفہ مشہور ہیں۔ اُمویوں میں ایک خلیفہ ایسے بھی گزرے ہیں جنھوں نے حضرت عمرؓ بن خطّاب کی خلافت کی یاد تازہ کردی۔ اتفاق کی بات کہ ان کا نام بھی عمر ہی تھا۔ دنیا انھیں عمرؓ بن عبدالعزیز کے نام سے جانتی ہے۔ یہ سبق انھی کی سیرت پر روشنی ڈالتا ہے۔

جان پہچان : ڈاکٹر محمد شرف الدین ساحلؔ ۲؍اگست ۱۹۴۹ء کو ناگپور میں پیدا ہوئے۔ اُردو، فارسی اور عربی میں ایم۔اے کرنے کے بعد انھوں نے دومرتبہ پی۔ایچ۔ڈی کی ڈگریاں حاصل کیں۔ مختلف تعلیمی اداروں میں تدریس کے فرائض انجام دیے۔ انھوں نے تحقیق، تنقید، شاعری جیسی اصناف اور زبان و ادب کی تاریخ میں بہت کام کیا ہے۔ ان موضوعات پر ان کی متعدد تصانیف شائع ہوچکی ہیں جنھیں کئی اعزازات سے بھی نوازا گیا ہے۔ ’تازگی‘ بچوں کے لیے لکھی گئی اُن کی نظموں کا مجموعہ ہے۔

حضرت عمرؓ بن عبدالعزیز مسلمانوں کے مشہور خلیفہ تھے۔ خلیفہ بننے سے پہلے وہ بڑی شان وشوکت کی زندگی گزارتے تھے لیکن خلیفہ بنتے ہی ان کی زندگی بالکل بدل گئی۔ انھوں نے شاہانہ ٹھاٹ باٹ ترک کردیا۔ اپنے سارے قیمتی لباس، سامان اور بیوی کے زیورات بیت المال میں داخل کردیے اور انتہائی سادہ اور پاکیزہ زندگی گزارنے لگے۔

خلیفہ بننے کے بعد وہ بالکل سادہ لباس پہنتے، معمولی کھانا کھاتے اور کچے سے مکان میں رہتے تھے۔ ان کی بیوی بچوں کی زندگی بھی سادگی سے گزرنے لگی۔ وہ چاہتے تو اپنے بیوی بچوں کو لذیذ کھانا کھلا سکتے تھے، عمدہ کپڑے پہنا سکتے تھے لیکن انھیں بیت المال سے رقم لینا گوارا نہ تھا۔

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ عید قریب تھی۔ سب لوگ اپنے بچوں کے لیے نئے کپڑے بنوا رہے تھے۔ حضرت عمرؓ بن عبدالعزیز کے بچوں نے بھی اپنی ماں سے نئے کپڑوں کی فرمائش کی۔ ماں بے چین ہوگئیں۔ وہ شوہر کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور سارا حال بیان کیا۔ بیوی کی بات سن کر انھوں نے فرمایا، ’’فاطمہ ! میرے پاس اتنی رقم کہاں ہے کہ بچوں کے لیے نئے کپڑے بنوا سکوں؟‘‘

حضرت عمرؓ بن عبدالعزیز انتہائی ایمانداری سے بیت المال کی حفاظت کرتے تھے۔ نہانے یا وضو کرنے کے لیے سرکاری باورچی خانے میں گرم کیا ہوا پانی بھی استعمال نہیں کرتے تھے۔ انھیں بیت المال میں رکھی ہوئی مشک کو سونگھنا تک گوارا نہ تھا۔

ایک رات وہ کسی سرکاری کام میں مصروف تھے۔اس کام کے لیے سرکاری چراغ جل رہا تھا۔اتنے میں ایک ملاقاتی صرف ان کی خیریت دریافت کرنے کے لیے آ گیا۔انھوں نے سرکاری چراغ بجھا دیا اور اپنا ذاتی چراغ منگوا کر جلایا۔

حضرت عمرؒ بن عبدالعزیز اپنے اردگرد خوشامدیوں کو دیکھنا پسند نہیں کرتے تھے۔ وہ اکثر عالموں کو بلواتے اور ان سے نصیحت کی درخواست کرتے۔ وہ چاہتے تھے کہ علا انصاف کرنے میں ان کی رہنمائی کریں، نیکی کے کاموں میں مدد کریں، حاجت مندوں کی حاجتیں ان تک پہنچائیں اور ان کے سامنے کسی کی غیبت نہ کریں۔ وہ ملازموں کے بھی آرام کا خیال رکھتے اور کسی کام کو کمتر نہیں سمجھتے تھے۔ایک بار رات کو کسی مہمان سے گفتگو فرما رہے تھے کہ دفعتہً چراغ ٹمٹمانے لگا۔قریب ہی ایک ملازم سویا ہوا تھا۔مہمان نے کہا کہ اس کو جگا دوں؟

بولے،''سونے دو۔''

مہمان نے کہا،''میں خود اُٹھ کر چراغ ٹھیک کردوں؟''

فرمایا،''مہمان سے کام لینا مناسب نہیں ہے۔''

وہ خود ہی اُٹھے، برتن سے زیتون کا تیل لیا اور چراغ کو ٹھیک کر کے پلٹے تو کہا،''جب میں اُٹھا تھا تو عمر بن عبدالعزیز تھا اور جب پلٹا تب بھی عمر بن عبدالعزیز ہوں۔''

ان کے زمانے میں بڑی خوش حالی تھی۔لوگ ان کے پاس کثرت سے مال لاتے اور کہتے کہ غریبوں میں بانٹ دیجیے لیکن وہ یہ کہہ کر مال واپس کر دیتے تھے کہ حاجت مند نہیں ملتے پھر یہ مال کسے دیا جائے؟

انھوں نے لوگوں کی سہولت کے لیے سرائیں بنوائیں، شراب پر پابندی لگائی، بے جا رسموں کو ختم کیا، غلاموں اور باندیوں کو آزاد کروایا اور شاہی خاندان کے لوگوں اور حکومت کے افسروں کے ظلم وستم سے عوام کو نجات دلائی۔ان کی خلافت کا زمانہ صرف دو سال پانچ مہینے رہا۔حیرت اس بات پر ہے کہ اتنے کم عرصے میں یہ ساری اصلاحات عمل میں آ گئیں۔تاریخ میں ایسے عادل، نیک اور پرہیزگار حاکم کی مثال مشکل سے ملتی ہے۔

معانی و اشارات

خلافتِ راشدہ - پہلے چار خلیفہ حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کا دورِ حکومت
The period of caliphates Hazrat Abubakr, Hazrat Umar, Hazrat Usman and Hazrat Ali.

شان و شوکت - ٹھاٹ باٹ Glory

ترک کرنا - چھوڑ دینا Leave

بیت المال - اسلامی حکومت کا خزانہ Treasury department of Islamic govt.

فرمائش - مانگنا، خواہش کرنا Ask, request

مشک - ایک خاص ہرن کی ناف سے حاصل ہونے والی خوشبودار چیز Musk

حاجت - ضرورت Need, requirement

دفعتہً - یکایک، اچانک Suddenly

خوش حالی - اچھی حالت Prosperity

سرائیں - سراے کی جمع۔مسافروں کے ٹھہرنے کی جگہ Lodge

بے جا - غلط، غیرضروری Inappropriate

نجات - چھٹکارا Salvation, rescue

اِصلاحات - اِصلاح کی جمع۔ غلطی دور کرنا، درست کرنا Reforms

عادِل - انصاف کرنے والا Justice

مشقی سرگرمیاں

✧ سبق کی روشنی میں حضرت عمرؒ بن عبد العزیز سے متعلق ویب خاکے مکمل کیجیے۔

۱۔

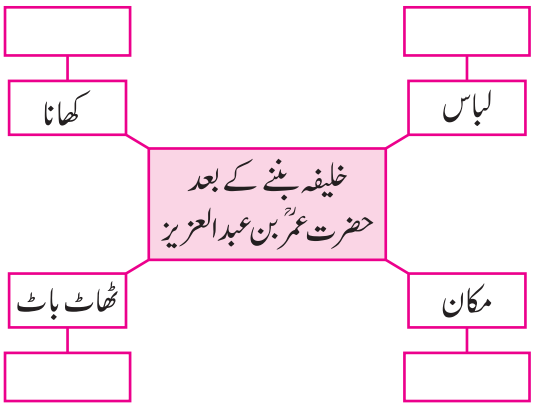

۲۔

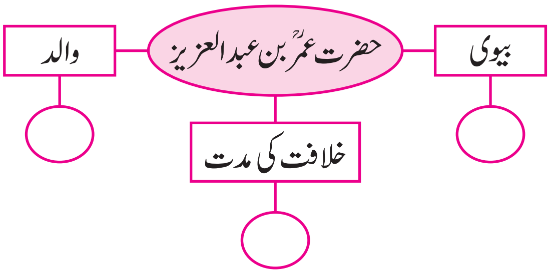

✧ عید کے موقع پر خلیفہ کے ساتھ پیش آنے والا واقعہ لکھیے۔

✧ وہ واقعہ لکھیے جس سے پتا چلتا ہے کہ خلیفہ کو ملازموں کے آرام کا خیال تھا۔

✧ ملاقاتی کی آمد پر سرکاری چراغ بجھا دینے اور ذاتی چراغ جلانے کی وجہ لکھیے۔

✧ حضرت عمرؒ بن عبدالعزیز کی علما سے اُمیدیں تحریر کیجیے۔

✧ مناسب لفظ چن کر جملے مکمل کیجیے۔

۱۔ حضرت عمرؒ بن عبدالعزیز خلیفہ بننے سے پہلے .... کی زندگی گزارتے تھے۔
(سادگی ، شان وشوکت)

۲۔ حضرت عمرؒ بن عبدالعزیز کو...........رقم لینا گوارا نہ تھا۔
(خلیفہ سے ، بیت المال سے)

۳۔ حضرت عمرؒ بن عبد العزیز .... کو پسند نہیں کرتے تھے۔ (خوشامدیوں ، مشک)

۴۔ حضرت عمرؒ بن عبدالعزیز کے زمانے میں .... تھی۔
(بہت غربت ، بڑی خوشحالی)

✧ حضرت عمرؒ بن عبدالعزیز کی اصلاحات (عوامی سہولیات) درج ذیل نکات کے تحت لکھیے۔

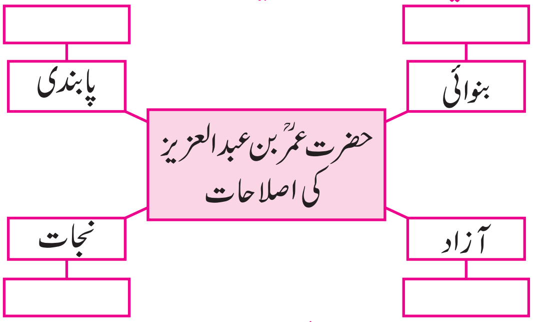

✧ درج ذیل جملوں سے فعل، فاعل اور مفعول تلاش کر کے مناسب خانوں میں لکھیے۔

۱۔ حضرت عمرؒ بن عبدالعزیز سادہ لباس پہنتے تھے۔

۲۔ اُنھوں نے سرکاری چراغ بجھا دیا۔

۳۔ ملازم سویا ہوا تھا۔

۴۔ لوگ اُن کے پاس کثرت سے مال لاتے تھے۔

۵۔ بے جا رسموں کو ختم کیا۔

فاعل	فعل	مفعول